Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْہَا

نمبر — جلد ۸

مصباح

زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

۱۵ دسمبر ۱۹۳۳ء — چندہ سالانہ دو روپیہ — ۲۶ شعبان المعظم ۱۳۵۲ھ

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دار الامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ	مصنف
حضرت نبی کریم صلعم نے غلامی کس طرح دور فرمائی	3/6	محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ ہیڈ مسٹرس
درس القرآن کے نوٹ ...	6/8	اہلیہ مرزا گل محمد صاحب رئیس
امہات المومنین	8/12	ضلع سیالکوٹ
ماہِ رمضان ...	12/15	اختر قادیان
جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ مالی قربانی کی ضرورت	16/17	(نظارت بیت المال)
متفرق	18/19	

پروگرام جلسہ سالانہ خواتین جماعت احمدیہ بابت ۱۹۳۳ء

۲۶ دسمبر ۱۹۳۳ء بروز منگل

۱۰ بجے سے ۵-۱۰ بجے تک :- تلاوت قرآن کریم

محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ بنت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ

۵-۱۰ سے ۱۰-۱۰ بجے تک :- نظم - محترمہ محمدی بی صاحبہ اہلیہ

سردار نذر حسین صاحب

۱۰-۱۰ ” ۵۵-۱۰ ” ” :- برکات اسلام

محترمہ سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ

اہلیہ میر عبدالسلام صاحب بی-اے سیالکوٹ

۵۵-۱۰ ” ۲۰-۱۱ ” ” :- ولا تحسبنّ نبأ صغیر کھین

فان وداد اللھم اِحلٰی الکبائر

محترمہ عزیزہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا گل محمد صاحب

۲۰-۱۱ ” ۲۰-۱۲ بجے تک :- صوم صلوٰۃ کے متعلق وعظ -

مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری۔

۲۰-۱۲ ” ۲۵-۱۲ ” ” :- نظم

محترمہ احمدی بی صاحبہ

۲۵-۱۲ ” ۱۵-۱ ” ” :- احمدی مستورات کا نصب العین

محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ سٹوڈنٹ بی-اے

بنت شیخ عبدالرحمن صاحب مصری بی-اے

۱۵-۱ ” ۱۵-۲ ” ” :- صحابیات کی قربانیوں کا قابل رشک نمونہ

جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی

۱۵-۲ ” ۳۵-۲ ” ” :- فرائض مستورات

(محترمہ زینب بی بی صاحبہ اہلیہ حکیم احمد دین صاحب شاہدرہ)

۲۷ دسمبر ۱۹۳۳ء بروز بدھ

۱۰ بجے سے ۵-۱۰ بجے تک :- تلاوت } محترمہ روشن بخت صاحبہ

۵-۱۰ ” ۱۰-۱۰ ” ” :- نظم } بنت حافظ عبدالعلی صاحب

بی-اے وکیل سرگودھا۔

۱۰-۱۰ ” ۳۵-۱۰ ” ” :- جماعت احمدیہ کی ترقی کا راز۔

محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ بابو

محمد نواز صاحب سیالکوٹ۔

۳۵-۱۰ ” ۵۵-۱۰ ” ” :- زمانہ حال میں قتل اولاد والی آیت

کس کس طرح صادق آتی ہے

(محترمہ استانی میمونہ بیگم صاحبہ)

۵۵-۱۰ سے ۲۵-۱۱ تک :- مضمون

(محترمہ صالحہ بیگم صاحبہ اہلیہ سید محمد اسحاق صاحب پروفیسر جامعہ)

۲۵-۱۱ سے ۳۵-۱۱ بجے تک :- نظم

(محترمہ روشن بخت صاحبہ بنت حافظ عبدالعلی صاحب بی-اے وکیل سرگودھا)

۳۵-۱۱ سے ۵-۱ بجے تک :- تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ۔

۵-۱ سے ۳۵-۱ ” ” :- رپورٹ کارگذاری لجنہ ہائے اماء اللہ۔

(سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ)

۳۵-۱ ” ۳۵-۲ ” ” :- احمدیت پر بڑے بڑے اعتراضات

کے جواب ......

(مولوی غلام رسول صاحب راجیکی)

۲۸ دسمبر ۱۹۳۳ء بروز جمعرات

۱۰ بجے سے ۵-۱۰ بجے تک :- تلاوت

۵-۱۰ ” ۱۰-۱۰ ” ” :- نظم

۱۰-۱۰ ” ۱۰-۱۱ ” ” :- ذکر حبیب مفتی محمد صادق صاحب

۱۰-۱۱ ” ۴۰-۱۱ ” ” :- وعظ متعلق مشرکانہ رسومات از

۴۰-۱۱ ” ۴۵-۱۱ ” ” :- نظم } بابا محمد حسن صاحب واعظ

۴۵-۱۱ ” ۱۵-۱۲ ” تقریر محترمہ استانی مریم بیگم صاحبہ بنت حافظ روشن علی صاحب

۱۵-۱۲ ” ۱۵-۱ ” پیشگوئی آہ نادر شاہ کہاں گیا۔ مولوی ظہور حسین صاحب

۱۵-۱ ” ۱۰-۲ ” تقریر محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب

۱۰-۲ ” ۳۵-۲ ” وعظ میاں احمد الدین صاحب زرگر - قادیان

خاکسار

(ناظر دعوۃ التبلیغ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصباح

قادیان دار الامان مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۳۳ء

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا سے غلامی کس طرح دور فرمائی

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے دنیا میں جہاں اور قسم قسم کی ضلالتیں اور طرح طرح کی برائیاں پائی جاتی تھیں۔ وہاں ایک غلامی کی قبیح رسم کا بھی ہر ملک اور ہر قوم میں رواج تھا۔ انسانی شفقت اور انسانی ہمدردی کے جذبات دلوں سے اسقدر مٹ چکے تھے۔ اور ظلم اور استبداد کا اسقدر دور دورہ تھا۔ کہ طاقتور کے لئے یہ امر بالکل جائز سمجھا جاتا تھا کہ وہ اپنے کمزور ہمسایہ کے مال پر زبردستی قابض ہو جائے۔ اور اُسکو اُسکے بال بچوں سمیت اپنا غلام بنالے۔ جو بیچارے اس طرح غلامی میں آجاتے۔ اُن کے ساتھ انتہائی درجہ کی سختی اور بے رحمی کا برتاؤ کیا جاتا تھا۔ خواہ مرد ہو خواہ عورت اور خواہ بوڑھا ہو جوان سب پر یکساں مظالم توڑے جاتے تھے۔ ان بیچاروں بے کسوں کو جانوروں سے بھی زیادہ ذلیل سمجھا جاتا تھا۔ اور جانوروں سے بھی زیادہ ظلم اور زیادہ سختی ان کیساتھ روا رکھی جاتی تھی۔ قدیم مصریوں۔ رومیوں۔ یونانیوں اور اہل فارس اور اسی طرح یورپ اور ایشیا کے تمام حصوں میں اس لعنت کا زور تھا۔ فرعون اور اس کی قوم نے کمزور بنی اسرائیل کو غلام بنا کر جو جو مظالم ان پر ...... کئے ان کا ذکر اکثر بہنوں نے قرآن شریف میں پڑھا ہو گا۔ بعینہ یہی حالت دنیا کی باقی قوموں کی ہو رہی تھی۔ بنی اسرائیل کو ان مصائب سے نجات اللہ تعالےٰ نے آخر حضرت موسےٰ علیہ السلام کے ذریعے سے دلائی۔ ہمارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں حضرت موسیٰ سے مماثلت فرمائی ہے۔ اسلئے ضروری تھا۔ کہ آپ کے ہاتھ سے بھی غلام آزاد ہوتے۔ دوسرے حضرت موسےٰ علیہ السلام تو چونکہ صرف ایک قوم کیلئے مبعوث کئے گئے تھے۔ اسلئے انہوں نے صرف ایک قوم کو غلامی سے نجات دلائی۔ مگر اس کے مقابلہ میں ہمارے نبی کریم صلعم کو اللہ تعالےٰ نے ساری دنیا کے لئے مبعوث فرمایا تھا۔ اسلئے آپ نے ساری دنیا کے غلاموں کو آزاد فرمایا۔ اور پھر چونکہ آپ کا زمانہ تا قیامت ہے۔ اسلئے آپ نے غلامی کو

ہمیشہ کے لئے مٹا دیا ؞

غلامی تین شقوں پر منقسم ہے۔ اوّل جسم کی غلامی۔ دوم ذہنی غلامی۔ سوم اقتصادی غلامی ان تینوں قسم کی غلامی کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مٹا دیا ہے ؞

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱)

سب سے پہلے میں جسمانی غلامی کو لیتی ہوں اس کے متعلق نبی کریمؐ کے ارشادات اور قرآنی آیات نہایت واضح ہیں۔ اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝ فَكُّ رَقَبَةٍ ۝ یعنے اے رسول کیا تم کو معلوم ہے۔ کہ قرب الٰہی کی بلندیوں پر پہنچنے کا ذریعہ کیا ہے۔ اس کا ذریعہ یہ ہے۔ کہ غلام کو آزاد کیا جائے" اسی طرح حدیث میں آنحضرت نے بار بار ارشاد فرمایا ہے۔ کہ غلاموں کو غلام نہ سمجھو بلکہ انکو اپنے بھائی سمجھو اور انکو غلام کہکر نہ پکارو۔ اور اسی طرح دوسری طرف غلاموں کو کہا کہ وہ اپنے مالکوں کو مالک یا آقا وغیرہ کے الفاظ کے ساتھ بلانے کی بجائے صرف میرا سردار یا میرا بزرگ کہہ کر بلائیں۔ گویا ہر لحاظ سے آپؐ نے انکو مساوی درجہ عطاء فرمایا۔ جو مالک خود کھائے حکم دیا کہ وہی اسکو کھلائے۔ جو خود پہنے وہی انکو پہنائے۔ پس اس طرح آپؐ نے غلامی کی کلّی طور پر بیخکنی کر دی۔ اور غلامی کی بجائے اخوت اور قریبی رشتہ داروں کے سے تعلقات قائم کر دیئے۔ اسی سلوک اور اسی اخوت کیوجہ ۔۔۔۔ ہے۔ کہ وہ لوگ جو مسلمان بادشاہوں کے قبضہ میں بطور غلام آئے۔ ان کے مساویانہ سلوک اور اُن کے زیر تربیت انہوں نے اس حد تک ترقی کی کہ وہ خود تختوں کے وارث بنگئے چنانچہ مصر میں مملوک خاندان اور یہاں ہندوستان میں خاندانِ غلامان نے بادشاہ ہوکر حکومتیں کیں ؞

(۲)

اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا کو ذہنی غلامی سے بھی آزاد فرمایا۔ آپنے فرمایا۔ سب انسان آپس میں یکساں ہیں۔ حفظِ مراتب کے لحاظ سے عزت ایک دوسرے کی واجب ہے۔ اسکے علاوہ ہر قسم کی بے جا سختی اور بے جا تعظیم وتکریم سے آپؐ نے منع فرمایا۔ آپؐ دنیا میں انسانی حریت کا وہ پیغام لائے جس کی دنیا میں کہیں نظیر نہیں مل سکتی۔ آپنے انسان کو ایک خدا کا پرستار بناکر اسکو ہزاروں قسم کی غلامیوں سے نجات دلا دی۔ آپؐ نے منع فرمادیا کہ کوئی مسلمان دوسرے انسان کی جھک جھک کر تعظیم کرے۔ مومن کا سر صرف خدا کے آگے جھکنا چاہیئے۔ اس طرح گویا آپؐ نے غلامی کی ہر شق کو منسوخ کر دیا۔

(۳)

اسی طرح اقتصادی غلامی سے نجات دینے کے لئے بھی اسلام نے ایسے اصُول رکھے ہیں۔ کہ اُنپر کاربند ہونے سے اقتصادی غلامی بھی بالکل مٹ جاتی ہے۔ اقتصادی غلامی کی سب سے بڑی جڑھ سود ہے۔ سُود کے ذریعہ سے بعض لوگ

اسقدر مالدار ہو جاتے ہیں۔ کہ دوسرے لوگوں پر اُن کو غلبہ حاصل ہو جاتا ہے۔ اور مال کے زور سے وُہ دوسروں کو عملی طور پر اپنا غلام بنا لیتے ہیں۔ اس جڑ کو اسلام نے اس طرح کاٹا۔ کہ سود کو سرے سے ہی ناجائز قرار دے دیا۔ پھر اس کے بعد وراثت کے متعلق ایسے قوانین جاری فرمائے کہ جن سے جائداد اور مال تمام حقداروں میں بٹ جاتا ہے۔ اور خاص ہاتھوں میں جمع ہونے نہیں پاتا۔ پھر اسکے بعد صدقہ اور زکوٰۃ کے متعلق احکام جاری فرمائے۔ یہ تمام تدابیر اسی غرض سے اختیار کیں۔ کہ مال اور پیسہ صرف چند ہاتھوں میں جمع نہ ہونے پائے۔ اور اسطرح سوسائٹی کا ایک حصہ دوسروں کو اپنا غلام نہ بنا سکے ٭

(۴)

ماسوا ان تین قسم کی غلامیوں کے جن کا ذکر مختصر طور پر میں ابھی بیان کر چکی ہوں۔ ایک چوتھی قسم کی غلامی بھی دنیا میں پائی جاتی تھی۔ جس کا ذکر نہایت ضروری ہے۔ اِس غلامی سے میری مراد عورتوں کی غلامی ہے۔ اسلام سے پہلے عورت کی دنیا میں کوئی وقعت کوئی عزت اور کوئی حیثیت نہ سمجھی جاتی تھی۔ عورت کو نہ صرف نہایت ذلیل مخلوق سمجھا جاتا بلکہ یہ عام عقیدہ تھا۔ کہ عورت میں کسی قسم کی بھلائی اور کسی قسم کی نیکی نہیں۔ اور اس کو شیطان کا مظہر خیال کیا جاتا تھا۔ عورت سے نفرت کرنا۔ اور زندگی میں اُسکے ساتھ کوئی تعلق نہ رکھنا بڑی بزرگی کی بات سمجھی جاتی تھی۔ یہ بھی خیال کیا جاتا تھا۔ کہ عورت کی روح نہیں ہوتی۔ مذہبی عبادات میں عورت کو شامل نہیں کیا جاتا تھا۔ کسی معاملے میں اُسکو کوئی اختیارات اور کوئی حقوق حاصل نہ تھے۔ وہ دیگر اشیاء کیطرح مرد کی مِلک سمجھی جاتی تھی۔ اور مرد کو بکلّی اختیار تھا کہ جو سلوک وُہ چاہے عورت سے کرے۔ اس غلامی کی حالت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی نے عورت کو نجات دلائی۔ آپ نے مرد اور عورت کو مساوی طور پر خدا کے بندے قرار دیا۔ اور مردوں کے حقوق کے مقابلہ میں عورت کے حقوق قائم فرمائے۔ اعلیٰ درجے کی نیکی کے حصول کے لئے شادی کو ضروری قرار دیا۔ اور مجردانہ زندگی کو اسلام میں ممنوع قرار دیا۔ عورت کا وراثت میں حصہ رکھا۔ اور ہر لحاظ سے عورت کی عزت کو دوبارہ قائم کیا۔ اور اُس کے حقوق کی نگہداشت کی۔ چنانچہ عورت کی عزت قائم کرنے کے لئے آپ نے فرمایا کہ ”جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔ اور فرمایا کہ تم میں سے زیادہ نیک وہی ہے۔ کہ جو اپنے اہل سے زیادہ اچھا سلوک کرے۔ اور فرمایا کہ میرے دل میں خوشبو اور عورتوں کی محبت اللہ تعالےٰ نے رکھی وغیرہ وغیرہ۔

اب دنیا کے تمام مذاہب میں اور تمام قوموں میں عورت کی جو عزت کی جاتی ہے۔ وہ اسلامی تعلیم ہی کے اثر کا نتیجہ ہے۔ ورنہ اس سے پہلے کسی مذہب میں اور کسی قوم میں بھی عورت کی کوئی عزت نہیں تھی۔ پس دنیا میں آپ کا وجود رحمۃ اللعالمین ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللھم صل علی محمد و علی آل محمد و بارک وسلم

(خاکسارہ بشریٰ بیگم ممبر لجنہ اماء اللہ ہیڈ مسٹریس سوبا بی پردہ گرلز سکول بمبئی حال وارد قادیان دارالامان)

مصباح: نہایت مفید اعلےٰ قابل قدر مضمون ہے۔ امید ہے۔ کہ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ آئندہ بھی مصباح کی قلمی امداد فرماتی رہینگی +

درس القرآن کے نوٹ

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(پارہ ۲۶ سورۃ الذاریات) ۲۵ ر نومبر سنہ۔

تلاوت رکوع اول کے بعد آپ نے فرمایا:۔

والذاریات ذروا۔ میں شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں۔ ان ہواؤں کو جو اڑانے والی ہیں

فالحاملات وقرا۔ پھر ان ہواؤں کو جو بوجھ اٹھا لیتی ہیں۔ یہ مون سون ہواؤں کی مثال دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ سامان انسان کی حفاظت کے لئے پیدا کیا ہے۔ جب انسان پانی کو خراب اور گندا کر دیتا ہے۔ اور وہ اس کے استعمال کے قابل نہیں رہتا ہے۔ تو اس کے پھر صاف کرنے کے لئے خدا تعالےٰ نے یہ قانون بنایا ہے۔ کہ سورج کی گرمی کے ساتھ بخارات اٹھتے ہیں۔ جو بادلوں کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ پھر مون سون ہوائیں اس بادل کو اٹھا لیتی ہیں +

فالجاریات یسرا۔ پھر وہ آسانی سے اسکو لئے چلی جاتی ہیں۔ اس سے خدا تعالیٰ کی حکمت اور عظیم الشان قدرت ظاہر ہوتی ہے۔ بھلا کسی انسان میں یہ طاقت ہے۔ کہ وہ بادلوں کو یا دھوؤں کو آسانی سے اٹھا لے۔ اور جہاں چاہے لے جائے۔

فالمقسمات امرا۔ پھر وہ خدا کے حکم سے تقسیم ہو جاتی ہیں۔ اور جہاں جہاں پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ خدا تعالےٰ کے حکم کے ماتحت اس بادل کو لے جاتی ہیں۔ اور وہاں بارش ہوتی ہے۔ یہ مثال اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم کی دی ہے۔ قرآن کریم اسوقت نازل ہوا جسوقت دنیا میں بہت سے دین تھے۔ اور پہلے بھی تعلیم الٰہی موجود تھی۔ یعنی انجیل زبور زرتشت وغیرہ اور اسوقت یہ سوال ہو سکتا تھا۔ کہ اس دین کی کیا ضرورت تھی۔ اسی طرح پانی بھی دنیا میں موجود ہوتا ہے۔ اور بارش کیوقت یہ سوال ہو سکتا ہے۔ کہ پانی کی کیا ضرورت تھی۔ مگر انسان مختلف طریقوں سے پانی کو گدلا کر لیتا ہے۔ اسکو بلغم۔ پسینہ۔ اور پیشاب وغیرہ بنا دیتا ہے۔ اسی طرح پہلے کلام الٰہی کو بھی پانی کیطرح بگاڑ دیا گیا۔ اللہ تعالےٰ جس طرح بخارات کو اٹھا کر پانی صاف کر کے بھیجتا ہے۔ یہی مثال وحی الٰہی کی ہے۔ جب لوگ دین کو بگاڑ دیتے ہیں۔ تو خدا تعالےٰ اپنے احکام ہر ایک کجی اور بگاڑ سے صاف کر کے پھر نازل فرماتا ہے۔

انما توعدون لصادق۔ یقیناً جو تم وعدہ دیئے گئے ہو۔ ضرور پورا ہونے والا ہے۔ اور یہ دین دنیا میں ضرور قائم ہونے والا ہے۔

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ - ہم شہادت کے
طور پر پیش کرتے ہیں۔ آسمان کو جو کئی رستوں والا ہے
(ذات الحبک جالی دار مگر یہاں راہیں ہی مراد ہیں۔)
اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ مگر تمہارے راستے مختلف
ہو گئے۔ روحانی تعلیم حاصل کرنے کے لیے کئی رستے
ہیں۔ صحیح رستہ وہی ہو سکتا ہے۔ جو خدا تک پہنچائے
مختلف مذاہب مختلف رستے تھے۔ ان کے بانیوں
کو خدا تعالیٰ نے ہی بھیجا تھا۔ اسلئے یہ تو ٹھیک ہے
ہمنے کئی نبیوں کو بھیجا اور ان کی تعلیم تو ایک ہی تھی مگر
بعد میں لوگوں نے اسے بگاڑ دیا۔ وہ صداقت ان سب
نبیوں کی تعلیم میں موجود تھی۔ مگر تمہارے رستے مختلف ہو گئے۔
يُؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ۔ پھرا جاتا ہو دین
سے جو خود پھر اگیا۔ یعنی جس کی حالت خراب ہو گئی۔
قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ۔ مارے گئے اٹکل پچو باتیں
بنانے والے۔ خرّاصون جو اٹکل سے خیال اور
قیاس سے دین کے بارے میں کام لینے والے ہیں
اصل ہدایت تو وہی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کیطرف سے
آتی ہے۔ وہ لوگ جو اپنے فکر کی گہرائیوں میں پڑے
ہوئے ہیں۔ اور بھولے ہوئے ہیں۔ پھر وہ پوچھتے
ہیں۔ کہ کیا دین پھیلے گا۔ اور قیامت آئے گی۔ ایسا
کب ہو گا؟ جسدن کہ ان کو آگ پر عذاب دیا جائیگا
بجائے دعا کے بددعائیں ہی منگواتے ہیں۔
ذُوْقُوْا۔ پھر انکو کہا جائیگا۔ کہ اپنی گمراہی کے
نتیجہ کو چکھو۔ تم جو دنیا میں فتنہ ڈالتے تھے۔ اب اس کے
نتیجہ کو چکھو۔ یہی ہے جس کی تم جلدی کرتے تھے۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝
مومن کی زندگی خدا تعالیٰ کے سایہ کے نیچے گزرتی ہے
اس کی مثال جنت سے دی ہے۔ کہ وہ دنیا میں بھی
خدا تعالیٰ کے سایہ کے نیچے ہوتا ہے۔ اور
آخرت میں بھی اسی کے سایہ میں ہوگا۔ چشمہ مومن
کے الہام کی مثال ہے۔ جو دل میں پھوٹ پڑتا ہے
متقی یقیناً باغوں اور چشموں میں ہیں۔ انکو حرص
نہیں ہوتی۔ مومن دین کے بدلے دنیا نہیں مانگتا۔
وہ لینے والے ہیں۔ جو انکو ان کا رب دے۔ مومن
سمجھتا ہے۔ کہ جو میرے پاس ہے۔ خدا کی دین ہے۔
اور وہ کہتا ہے۔ کہ اب میں نے دنیا سے یعنی خدا کے
لئے اعمال بجا لانا ہے۔ جیسے کہ دیکھنے کو آنکھیں۔ اور
سننے کو کان اور بولنے کو منہ اور کام کے لئے ہاتھ دئے
ہیں۔ اس کے لئے ہی کام کرتا ہے۔ وہ یہ نہیں کہتا کہ ہمیں
کچھ دو تو تمہاری بات مانتے ہیں۔
اِنَّهُمْ كَانُوْا - یہ اسلئے کہ وہ ابتدا سے محسن
تھے۔ محسنین اپنے فرض کو پورے طور پر ادا کرنیوالے۔
كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ۝
وہ بالکل قلیل حصہ رات آرام کرتے ہیں۔ اور صبح کے
وقت بھی استغفار کرتے ہیں۔ حضرت خلیفہ اول رض
فرمایا کرتے تھے کہ مسلمانوں کے لئے نمازیں ایسے
اوقات میں رکھی ہیں کہ رات میں وہ صرف ساڑھے
پانچ یا چھ گھنٹے ہی آرام کرتے ہیں۔ پہلے وہ مغرب کی
نماز کے لئے جاگتے ہیں۔ پھر عشاء کی نماز کیلئے
کچھ حصہ رات جاگتے ہیں۔ پھر تہجد کے لئے پچھلی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رات جاگتے ہیں پھر صبح کی نماز کے لئے۔

وَفِیْٓ اَمْوَالِہِمْ حَقٌّ۔ ان کے مالوں میں سائل اور محروم کا حق ہوتا ہے حَقٌّ۔ احسان نہیں کرتے بلکہ حق سمجھ کر دیتے ہیں۔ سائل میں غریب ضرورتمند آ گیا۔ یعنی ضرورتمند ہی مانگتے ہیں جسکو ضرورت نہ ہو اسکو تو دینا ہی نہیں چاہیئے۔ محروم جو سوال نہیں کر سکتا۔ اسمیں گونگے۔ چھوٹے بچے اور جانور آ جاتے ہیں۔

بہت لوگ اس بات کی پرواہ نہیں کرتے کہ جانوروں کو سکھ یا دکھ دینا بھی جزا و سزا کا موجب ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرتؐ نے رؤیا میں ایک عورت کو عذاب ہوتے دیکھا جس نے ایک بلّی بند کر کے بھوکی پیاسی مار دی تھی اور ایک حدیث میں ایک یہودی کے چڑیوں کو دانے ڈالنے کا واقعہ ہے۔ جبکہ ایک مسلمان اسکے پاس سے گزرا اور وہ یہودی چڑیوں کو دانے ڈال رہا تھا۔ تو اس نے کہا۔ یہ ڈالنا تیرے کس کام آئے گا۔ آخر کار وہ یہودی مسلمان ہو گیا۔ اور پھر اس نے اسی مسلمان کو کہا۔ کہ دیکھو اب وہ دانہ ڈالنا میرے کام آیا کہ نہیں۔

وَفِی الْاَرْضِ۔ اور زمین میں دیکھنے والوں کے لئے ہزارہا نشانیاں ہیں۔ اور تمہارے اپنے نفسوں میں بھی کیا تم دیکھتے نہیں وَفِی السَّمَآءِ رِزْقُکُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ۔ اور تمہارا رزق اور جس کا تم وعدہ دیئے گئے ہو آسمان سے ہی آتا ہے۔ جس طرح تمہاری جسمانی غذا آسمان سے آتی ہے۔ اسی طرح تمہاری روحانی غذا بھی آسمان سے آتی ہے۔ اور اگر تم دیکھو تو تمہارا رزق اور ترقیاں آسمان سے ہی ملتی ہیں:

فَوَرَبِّ السَّمَآءِ۔ پس قسم ہے۔ اس خدا کی جو زمین اور آسمان کا رب ہے۔ وہ وعدہ ضرور ایسے ہی پورا ہونے والا ہے۔ اور سچ ہے۔ جیسے کہ تم کہتے ہو۔

مصباح۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ ہر ہفتے خواتین کو درس القرآن دیتے ہیں۔ میں شکرگزار ہوں اس خاتون کا جس نے یہ نوٹ مرتب کر کے مجھے بھجوائے۔ اور میں انہیں افادہ عام کے لئے شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ امید ہے۔ یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امہات المؤمنین

(۲)

سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا

سودہ نام قوم قریش مکہ میں پیدا ہوئی تھیں۔ آپؓ کا سلسلہ نسب آنحضرت صلعم سے نویں پشت میں جا ملتا ہے۔ جو ذیل کی جدول سے ظاہر ہے:-

لوی

کعب — مرّہ — کلاب — قصی — عبد مناف

عامر — حسل — مالک — نصر عبدود — عبد الشمس

خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلعم — ہاشم — عبد المطلب — عبد اللہ

ام المومنین سودہ — زمعہ — قیس

آپ پہلے اپنے چچا زاد مسمی سکران بن عمر سے بیاہی گئیں۔ آپ ان اولین السابقین لوگوں میں سے ہیں۔ جنہوں نے مسلمان ہو کر کفار کے ہاتھوں بہت دکھ اٹھایا تھا۔ چنانچہ حضرت سودہؓ اپنی فطری نیکی کے ماتحت اسلام کے براہین اور پیغمبر آخرزمان کے نشانات ظاہر ہونے دیکھکر حلقہ بگوش اسلام ہوگئیں۔

معزز ناظرات سے یہ امر مخفی نہیں ہوگا کہ ابتدا میں ہمارے ان محترم بزرگوں کو جنہیں خدا تعالے نے اپنے کلام مبارک میں رضی اللہ عنہم کا سارٹیفکیٹ عطا فرمایا ہے۔ کسقدر مصائب اور شدائد کا سامنا کرنا پڑا۔ ان کے رستے بند کئے گئے۔ پانی اور تجارتی لین دین روک دیا گیا۔ بعضوں کو زدوکوب کیا گیا۔ کئی والدین نے اپنے بچوں کو عاق کر دیا

حضرت سودہؓ کی ہجرت حبشہ

آنحضرت صلعم نے اپنے متبعین کی اس بڑھتی ہوئی تکلیف کو مدنظر رکھتے حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا۔ پہلے ہجرت میں چند مرد اور کچھ عورتیں مہاجر ہو کر حبشہ گئیں۔ بعد ازاں آپؐ نے دوسرے مسلمانوں کو بھی حبشہ جانے کا حکم دیا۔ اور تراسی ۸۳ مرد اور سترہ ۱۷ عورتوں نے ہجرت کی۔ جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ آپؓ ابتدا اسلام میں ہی مسلمان ہو چکی تھیں۔ چنانچہ آپ جب اسلام لائیں۔ اس وقت تمام خاندان کے غیر مسلم ہونے کی وجہ سے آپ کو بے حد تکالیف برداشت کرنی پڑیں۔ لیکن آپ چونکہ کمال درجہ کی متحمل مزاج واقعہ ہوئی تھیں۔ اس لئے تمام مصائب کا مردانہ وار مقابلہ کرتی رہیں آخرکار خدا تعالے نے انہیں صبر کا اجر دیا۔ اور سکران مسلمان ہوگئے۔ سکران کے مسلمان ہو جانے سے اتنا تو بے شک ہوا۔ کہ انہیں علاوہ ظاہری رفیق کے ایک روحانی رفیق مل گیا۔ لیکن تکالیف کی بارش برابر اس طرح ہوتی رہی۔

اس لئے جب حبشہ کیطرف دوسری دفعہ ہجرت ہوئی۔ تو سودہؓ اور ان کے خاوند سکران بھی مہاجر الی اللہ ہوگئے۔ اس لحاظ سے حضرت سودہؓ علاوہ سابقین ہونے کے اوّل المہاجرین بھی ہیں۔

کئی سال حبشہ میں بسر کرنے کے بعد جب مکہ میں مسلمانوں کی کچھ جمعیت قائم ہوگئی۔ تو آپ مکہ میں واپس آگئیں۔ ابھی مکہ میں آئے تھوڑا عرصہ ہی گزرا تھا۔ کہ کہ حضرت سکرانؓ وفات پاگئے (رشتہ نبوی) سکرانؓ کی زندگی میں حضرت سودہؓ نے ایک رؤیا دیکھی۔ کہ چاند ان کے دامن میں گرا پڑا ہے (زرقانی) جب آپ نے یہ رؤیا سکرانؓ کو سنائی۔ تو انہوں نے کہا۔ "شاید میں جلدی فوت ہو جاؤں گا۔ اور آپ کا عقد ثانی حضرت نبی کریم سے ہو جائے گا"

حضرت سکران فوت ہوگئے۔ اور ام المومنین بننے والی سودہ بیوہ ہوگئی۔ اور کئی سال بیوہ پنے کی حالت میں بسر کئے۔ جیسا کہ گذشتہ اشاعت میں ذکر کیا جا چکا ہے۔ کہ حضرت خدیجہ نبوت کے دسویں سال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انتقال کر گئیں۔ چنانچہ آنحضرت صلعم اب مجرد زندگی بسر کرنے لگے۔ اس دوران میں آپ اکثر دلگیر رہا کرتے تھے۔ ایک روز جب کہ آپ بہت محزون تھے۔ کہ ایک مخلصہ صحابیہ عثمان ابن مظعون کی بیوی خولہ نامی حاضر خدمت ہوئی۔ اور آپ کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ آپ شادی کر لیں۔ آنحضرت نے فرمایا کس سے۔ عرض کیا جس سے چاہو۔ چاہو تو کسی بیوہ سے۔ اور چاہو تو کسی باکرہ سے۔ آپ نے فرمایا۔ بیوہ کون ہے۔ اور باکرہ کون ہے۔ اس نے عرض کیا۔ کہ آپ کے رفیق ابو بکرؓ کی بیٹی عائشہ کنواری ہیں۔ اور سودہ بنت زمعہ جو کہ بہت مخلصہ مسلمان ہیں۔ بیوہ ہیں۔ آپ جس سے چاہیں۔ نکاح منظور فرمالیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ آپ جاکر ابو بکر اور زمعہ دونوں سے دریافت کریں۔ چنانچہ وہ حضرت سودہؓ کے والد زمعہ کے پاس گئیں۔ اور عرض کیا۔ کہ سودہ کا نکاح حضرت محمد مصطفےٰ سے کردو۔ زمعہ نے کہا کہ محمد صلعم منظور کریں گے؟ خولہ نے کہا۔ کہ ہاں۔ پھر زمعہ نے کہا۔ کہ تمہاری سہیلی سودہ؟ خولہ نے کہا۔ میں ابھی دریافت کرلیتی ہوں۔ خولہ نے آپ سے دریافت کیا۔ تو آپ نے منظور کر لیا۔ اور زمعہ نے چار سو درہم مقرر کرتے ہوئے آنحضرتؐ سے عقد کر دیا۔ اور حضرت سودہ کو خیر البشر کی بیوی ہونے کا فخر حاصل ہوگیا۔ آپ کا نکاح رمضان سنلہ نبوی میں ہوا۔ اُن دنوں آپ کے بھائی عبداللہ ابن زمعہ موسم حج کیلئے گئے ہوئے تھے۔ جب وہ واپس آئے۔ اور انہیں معلوم ہوا۔ کہ سودہؓ کا نکاح حضرت نبی کریم سے ہو گیا ہے۔ کیونکہ وہ اس وقت تک ابھی ضلالتِ کفر میں ہی تھے۔ لہذا بہت غیظ و غضب میں آئے۔ یہاں تک کہ اپنے سر میں خاک بھی ڈالی لیکن یہی عبداللہؓ جو بعد میں مسلمان ہوئے۔ تو اپنی اس حرکت پر بہت پشیمان ہوئے۔

شادی کے بعد آپ آنحضرت کی زوجیت میں تین سال تک مکہ میں رہیں۔ اور پھر حضور نے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ اور یہ مکہ میں ہی رہیں جب آنحضرت صلعم نے مدینہ میں پورے طور پر قیام فرمالیا۔ تو آپ نے زید ابن حارثہ کو مکہ روانہ کیا کہ وہ ام المومنین سودہؓ اور حضرت فاطمہؓ کو ہمراہ لے آئیں۔ چنانچہ وہ گئے اور لے آئے۔

آپ کے اخلاق

حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ کہ میں نے کوئی ایسی عورت نہیں دیکھی جس کو سوت سے کچھ نہ کچھ حسد نہ ہو۔ مگر سودہؓ (طبقات ابن سعد جلد ۸)

حضرت عائشہؓ ہی فرماتی ہیں۔ کہ ما من امراۃ

؎ پچھلے پرچہ میں حضرت خدیجہؓ کے حالات لکھتے وقت جو یہ لکھا گیا تھا۔ کہ آنحضرت نے ان کی وفات کے بعد تین سال تک کوئی شادی نہیں کی یہ ایک معتبر کتاب کے حوالے سے نقل کیا تھا لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ مصنف کی یہ تحقیق غلط ہے۔ کیونکہ قریباً قریباً سب مورخ متفق ہیں۔ کہ حضرت سودہؓ کا نکاح نبوت کے دسویں ہی سال میں ہوگیا تھا۔ واللہ اعلم بالصواب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصباح

احب الی ان اکون فی مسلاخہا الاسودہ

یعنی ایسی عورت کوئی نہیں۔ کہ میں اس جیسا ہونے کی خواہش کروں۔ بجز سودہؓ (طبقات جلد ۸)

ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت کے زمانے میں ایک تھیلا دراہم آپؓ کی خدمت میں بھیجے۔ (یہ تھیلا اس قسم کا تھا۔ کہ جس میں عام طور پر کھجوریں بھری جاتی تھیں) آپؓ نے تھیلا دیکھ کر فرمایا۔ کیا اس میں کھجوریں ہیں؟ عرض کیا گیا نہیں۔ درہم ہیں۔ ام المومنین نے فرمایا۔ اگر کھجوریں ہوتیں۔ تو کھا لیتے۔ درہم ہمارے کس کام کے چنانچہ آپ نے تمام کے تمام درہم مساکین و غرباء میں تقسیم فرما دئے۔ اور اپنے لئے کچھ بھی باقی نہ رکھا۔ (اصابہ)

آپ طوائف کی کھالیں تیار کر کے فروخت کیا کرتی تھیں۔ اور اس کی آمدنی سے خوب سخاوت کیا کرتی تھیں (اصابہ)

آخر میں چونکہ آپ کی عمر قریباً ضعیفی تک پہنچ چکی تھی۔ اسلئے اپنی باری حضرت عائشہؓ کو دے دی تھی۔

آپ کا حلیہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ کا قد اس قدر لمبا تھا۔ کہ جو انہیں ایک دفعہ دیکھ لیتا تھا پھر وہ اس کی نظر سے چھپ نہیں سکتی تھیں۔ (بخاری)

حضرت عائشہؓ ہی فرماتی ہیں کہ حج کے دنوں میں مزدلفہ سے کوچ کرتے وقت آپ (حضرت سودہؓ) نے آنحضرتؐ سے آگے چلے جانے کی اجازت چاہی اور اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ کانت ثقیلۃ ثبطۃ فاذن لہا یعنی آپ فربہ اور بوجھل جثہ تھیں۔ اسلئے آنحضرتؐ نے انہیں اجازت دے دی۔ (بخاری)

آپؓ کے ہاتھ بہت لمبے تھے۔ چنانچہ روایت ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ اوّلکن لحوقاً بی اطولکن یداً۔ تم میں سے سب سے پہلے فوت ہو کر مجھے وہ ملیگی جس کے ہاتھ لمبے ہونگے۔ امہات المومنین نے پیمانہ لیکر ہاتھ ماپنا شروع کر دیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ حضرت سودہؓ کے ہاتھ سب سے لمبے ہیں۔ دراصل آنحضرتؐ نے یہ استعارۃً فرمایا تھا۔ مراد اس سے سخاوت تھی۔ چنانچہ سب سے پہلے زینبؓ نے رحلت فرمائی۔ اور وہ بہت سخی تھیں۔ اسوجہ سے ان کا لقب ام المساکین تھا۔ (طبقات جلد ۸)

یہ روایت بخاری شریف میں بھی ہے۔ مگر اسمیں لمبے ہاتھوں والی بیوی کا نام نہیں ہے۔

ایک دفعہ آپؓ رات کیوقت قضاء حاجت کے لئے باہر تشریف لے جا رہی تھیں۔ کہ حضرت عمرؓ نے دیکھ لیا۔ اور کہا کہ سودہؓ میں نے تمہیں دیکھ لیا ہے۔ آپؓ نے آنحضرتؐ سے ذکر کیا۔ اور عرض کیا۔ کہ ہم اپنی حاجات کے لئے باہر نہ جایا کریں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کیوں نہیں۔

اصل وجہ یہ تھی۔ کہ مدینہ چونکہ ایک چھوٹا سا قصبہ تھا۔ اسلئے گھروں میں پاخانے وغیرہ کا انتظام نہ تھا۔ جیسا کہ اب بھی گاؤں میں ایسا انتظام نہیں ہوتا۔ اسلئے عورتیں باہر جایا کرتی تھیں لیکن حضرت عمرؓ اس رویہ کو پسند نہیں کرتے تھے۔ آخر کار پردے کا حکم نازل ہوا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جس سے اس طریقے کا انسداد ہوا۔

آپؓ دجال سے بہت ڈرا کرتی تھیں۔ ایکدفعہ حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ نے ملکران سے مذاق کیا اور کہا کہ دجال کا خروج ہو گیا ہے۔ وہ سنتے ہی ڈر گئیں۔ اور پاس کے خیمہ میں گھس گئیں۔ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ ہنستی ہوئی آنحضرؐت کے پاس گئیں۔ اور۔۔۔۔ تمام واقعہ بتایا۔ جب حضرت سودہؓ کو یقین ہو گیا کہ انہوں نے میرے ساتھ تخول کیا ہے۔ تو وہ خیمہ سے باہر آگئیں۔ ؎ (اصابہ جلد ۸)

معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپکو زیادہ باتیں یاد نہیں رہتی تھیں۔ چنانچہ آپؓ سے صرف پانچ حدیثیں مروی ہیں۔ جن میں سے ایک بخاری شریف میں بھی ہے۔ آپؓ کی اولاد آنحضرت صلعم سے کوئی نہیں۔ سکران سے ایک لڑکا مسمی عبدالرحمان تھے۔ جو کہ فارس کی جنگِ جلولاء میں شہید ہو گئے تھے۔

وفات آپؓ کے سن وفات میں اختلاف ہے اور اختلاف کئی سالوں کا۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ وہ خلافت ثانیہ کے آخر میں فوت ہوئی تھیں۔ لیکن یہ روایت قدرے کمزور ہے۔

دوسری روایت شوال ۵۴ سنہ ہجری اور یہی صحیح ہے۔ (امیر معاویہؓ کا زمانہ)

نماز جنازہ۔ مشہور صحابی حضرت ابو ہریرہؓ نے پڑھائی۔ اور مدینے کے مشہور اور متبرک قبرستان میں دفن ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ رضی اللہ عنہا۔

لوٹ:۔ حضرت ابو ہریرہؓ کا نماز پڑھانا ظاہر کرتا ہے۔ کہ خلفاء راشدین کا زمانہ گذر چکا تھا۔ ورنہ کوئی وجہ نہ تھی۔ کہ نماز جنازہ خلیفہ وقت نہ پڑھاتا خصوصاً جبکہ پہلے تین خلیفوں کا صدر مقام بھی مدینہ ہی تھا۔

(محمد اسمٰعیل ذبیح۔ سیالکوٹی۔ قادیان)

ماہِ رمضان

جس طرح دنیاوی معاملات میں ارتقائی منازل طے کرنے کے لئے مختلف صورتوں سے امتحانات دینے پڑتے ہیں۔ اسی طرح دینی ارتقاء حاصل کرنے میں امتحانات سے دو چار ہونا پڑتا ہے۔ فرق صرف اسقدر ہے کہ دنیوی معاملات میں ممتحن لوگ ہوتے ہیں۔ مگر دینی معاملات میں خود باری تعالیٰ ممتحن ہوتا ہے۔ دور کیوں جائیے۔ ماہِ رمضان ہی کو لیجئے جس سے کہ عنقریب سابقہ پڑنے والا ہے۔ اور مومن کیلئے سالانہ امتحان کی حیثیت رکھتا ہے۔ تمام سال جو روحانی تعلیم ایک مومن حاصل کرتا ہے اس تعلیم کو پختہ کرنے یا آزمانے کے لئے خدا تعالیٰ نے ماہِ رمضان کی حرمت و عظمت اور اس میں صوم صلوٰۃ کی پابندی کی حد قائم کی ہے۔ جس طرح ایک ڈاکٹر ایک مریض کو مختلف اوقات میں مختلف دوائیاں دیتا ہو۔ کوئی

؎ بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ راوی کمزور ہیں (ذبیح)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوا میٹھی - کوئی ترش - کوئی نمکین - کوئی پھیکی اور کوئی کڑوی ہوتی ہے - اسی طرح روحانی مریض کیلئے بھی خداوند عزوجل نے مختلف اوقات میں مختلف دوائیاں (روحانی ارتقاء حاصل کرنے کے طریقے) تجویز فرمائے ہیں - تاکہ آہستہ آہستہ روحانی مرض کا اثر زائل ہو جائے - وہ چاہتا ہے کہ میرا بندہ تمام آلائشوں سے پاک ہو جائے - اب یہاں پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے - کہ کیا سارے مومن روحانی مریض ہوتے ہیں - کہ ان کو دوائی کی ضرورت رہتی ہے ؟ جواب یہ ہے - کہ ہر مومن مریض نہیں ہوتا - بلکہ جس طرح ملیریا کے دنوں تندرست لوگ بھی کُنین کھاتے ہیں - اور ہفتوں اس کا استعمال جاری رکھتے ہیں - اسی طرح مومن بھی روحانی بیماریوں کی پیش بندی کیلئے کہ کہیں مجھے بھی لاحق نہ ہو جائیں - خداوند .. جل شانہٗ کی عطا کردہ دوائی (احکام الٰہی) ہمیشہ پابندی سے استعمال کرتا ہے - اسی طرح رمضان المبارک کے روزے بھی خداوند تعالیٰ کیطرف سے عطا کردہ دوائی ہے - جو تقویت ایمان اور حصول عرفان کیلئے مفید ہے - جس طرح کہ کشتہ فولاد کا استعمال کثرت خون کا باعث ہے - اور بہت سی جسمانی امراض کیلئے زہر قاتل کا اثر رکھتا ہے لیکن ہر دوائی کے لئے اس ترکیب استعمال کا جاننا اور زمانۂ استعمال میں چند باتوں یا چیزوں سے پرہیز کرنا ضروری ہوتا ہے - اور ڈاکٹر کی ہدایت پر عمل کرنا لازمی اور لابدی ہوتا ہے - جو شخص ان باتوں کا خیال نہیں رکھتا - وہ بجائے نفع کے نقصان اٹھاتا ہے - پس جو شخص یہ خیال کرتا ہے - کہ روزہ رکھنے سے مراد بھوکا مرنا ہے - وہ نہایت ہی نادان اور جاہل ہے - کیونکہ روزہ رکھنے کا مقصد بھوکا مرنا نہیں ہے - بلکہ شیطانی وساوس کو دل سے نکال کر ظاہری اور باطنی گندگیوں سے طہارت حاصل کرنا مقصود ہے - جو کہ عرفان الٰہی حاصل کرنے کے لئے شرط ہے -

گو بظاہر یہ مہینہ سخت اور مشکلات کا مخزن نظر آتا ہے - کیونکہ دن میں چار چار دفعہ کھانا کھانے والوں کو صرف سحری پر اکتفا کرنا پڑتا ہے - اور سارا دن کھانا کھانا - پانی پینا حرام رہتا ہے - بلکہ جو لوگ حقے - سگرٹ - پان - نسوار - قہوے وغیرہ کے عادی ہوتے ہیں - ان کو بھی رکھنا پڑتا ہے جو لوگ ان چیزوں کے عادی ہوتے ہیں - ان کو مجاہدہ پیش آتا ہے - مگر یاد رہے - کہ خداوند تعالےٰ نے انہی بری عادات کو چھڑانے کیلئے یہ رمضان کے روزے مقرر فرمائے ہیں - تاکہ جو شخص سارا سال ان بری عادات (جو اپنے اندر روحانی بیماری کا رنگ رکھتی ہیں) میں مبتلا رہتا ہے - اس پاک اور حرمت والے مہینہ میں ان تمام بیماریوں کو ترک کر دے - اور دوسرا مقصد یہ ہوتا ہے - کہ اگر کبھی مومنوں کو خداوند تعالےٰ کے راستے میں جہاد کرتے ہوئے ایسی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے - کہ بھوکا رہنا پڑے اور پیاسا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رہنا پڑے۔ تو ان کو برداشت کرنے کی قوت حاصل ہو۔ تاکہ اس وقت حال سے بے حال اور نڈھال نہ ہو جائیں۔ جس طرح میدان جنگ میں جانے سے پہلے سپاہیوں کو اسلحہ کا استعمال سکھایا جاتا ہے اور تمام جنگی لوازمات کی مشق کرائی جاتی ہے۔ اسی طرح مومنوں کو جہاد فی سبیل اللہ پر جانے کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔ اور ان کے اندر قوت برداشت پیدا کی جاتی ہے۔ اس لئے ذات باری تعالےٰ نے سال میں ایک مہینہ ایسا رکھا ہے۔ کہ جس میں تمام بری عادات کو دور کیا جاتا ہے اور تمام نیکیوں کو اپنے اندر جذب کیا جاتا ہے۔ جس طرح کہ ایک کپڑا کثرت استعمال کی وجہ سے میلا ہو جاتا ہے۔ اور اس کو دھونے کی ضرورت پڑتی ہے جب دھویا جاتا ہے۔ تو تمام میل کچیل جو اس میں جذب ہوتی ہے۔ سب خارج ہو جاتی ہے۔ اور کپڑا صاف ستھرا اور پاک ہو جاتا ہے۔ اسی طرح مومن کا نفس ہے جو حقیقت میں پاک ہوتا ہے۔ مگر ہر طرح کے لوگوں سے تعلقات رکھنے کی وجہ سے اور ہر سوسائٹی اور ہر محفل میں جانے کی وجہ سے اور ہر قسم کے لوگوں سے تبادلہ خیالات کرنے سے اس کے نفس پر بھی ان لوگوں کے عادات و خصائل اور خیالات فاسدہ اور ان کی بری باتوں کا اثر پڑ جاتا ہے۔ اور یہ انسانی فطرت کا خاصہ ہے۔ کہ جو کام کسی اور شخص کو کرتے دیکھے وہ اس سے

متأثر ہوتا ہے۔ اور خود بھی اس کے کرنیکی کوشش کرتا ہے۔ پس مومن کے نفس کو مطہر اور پاک کرنے کے لئے خداوند تعالیٰ نے ایک دھوبی مقرر فرمایا ہے۔ جو کہ اس کے نفس کو مختلف طریقوں سے پاک اور صاف کرتا ہے۔ جس طرح کہ دھوبی کپڑوں کو دھونے کے لئے مختلف تدابیر اختیار کرتا ہے۔ مثلاً مصالحہ لگا کر بھٹی چڑھاتا ہے۔ پھر ان میں سوڈا دیتا ہے۔ اس کے بعد ٹھنڈے پانی میں دھوتا ہے۔ اور کپڑوں کو کبھی لکڑی کے تختہ پر زور زور سے ضربیں لگاتا ہے۔ تاکہ میل نکل جائے اور پھر خشک کرتا ہے اور ان کو پھر گرم پانی میں ابالتا ہے۔ اور اسی طرح دوبارہ ٹھنڈے پانی میں دھوتا ہے۔ تب کہیں کپڑے صاف اور سفید ہوتے ہیں۔ پھر استری کی گرمی سے ان کی تہ جماتا ہے۔ اسی طرح خداوند تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ دھوبی بھی مختلف تجاویز سے مومن کے نفس کو پاک کرنے کی تدابیر اختیار کرتا ہے۔ مثلاً کبھی تو کہتا ہے۔ کہ تمکو سارا دن بغیر کسی چیز کے کھائے پیئے گذارنا ہوگا۔ اور کبھی کہتا ہے۔ کہ تمکو قرآن کریم کا ایک ایک پارہ روز مرہ پڑھنا ہوگا۔ اور اس کا مطلب بھی سمجھنا ہوگا۔ بعض دنیوی معاملات جو باقی اوقات میں جائز نہیں۔ اب تم پر حرام ہیں۔ اور کبھی تاکید کرتا ہے۔ کہ دس دن تک تم سوائے خداوند تعالیٰ کی عبادت کے اور کوئی کام نہیں کر سکتے۔ غرضیکہ یہ ایسی باتیں ہیں۔ جو کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خالص پاکی اور طہارت پیدا کرنے کی متکفل ہو جاتی ہیں اور جب مومن ان کی تکالیف کو برداشت کرتے ہوئے تمام مرحلے طے کر لیتا ہے۔ تو اس کا نفس بھی اس دھوئے صاف کپڑے کیطرح ہو جاتا ہے۔ کہ جو دوبارہ استعمال کے قابل ہوتا ہے۔ پھر اس کا تعلق خداوند کریم سے ایسا پختہ ہو جاتا ہے۔ کہ وہ خدا کا اور خدا اس کا ہو جاتا ہے۔ اور اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکَ کا مصداق ہو جاتا ہے۔ اور اسکی قوت روحانیت ترقیات کی تمام منازل طے کر کے منزل مقصود پر گامزن ہوتی ہے یعنی اس کو خداوند تعالیٰ کا عرفان حاصل ہو جاتا ہے اور نت نئے الہام کی لذات سے محظوظ ہوتا ہے تب قرآن کریم کی اس آیت کی صداقت واضح طور پر لوگوں کی آنکھوں میں کھب جاتی ہے۔ کہ وماخلقت الجن والانس اِلَّا لیعبدون۔ یعنی (خداوند کریم) فرماتا ہے۔ کہ میں نے تمام جنوں اور انسانوں کو صرف عبادت کے لئے بنایا ہے۔

پس اب پھر وہ امتحان آگیا ہے۔ اور مومن امتحان دینے کے لئے بیتاب ہیں۔ مدتوں کے انتظار کے بعد پھر وہ دن آیا کہ خداوند تعالےٰ اور اسکے بندے کے درمیان پردۂ حجاب اٹھایا جائیگا۔ اور دیدار الٰہی ہر مومن مسلمان کو حاصل ہوگا۔ خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اس امتحان میں پورے نمبر لیکر کامیاب ہوں۔ اور اپنے ہاتھوں پیروں۔ آنکھوں کانوں اور دل و دماغ کے تمام نقائص کو ایک دم میں فنا کر کے صاف ستھرے اور سفید کپڑے کی مانند ہو جائیں۔ جسپر کہ کسی قسم کا داغ نہ ہو۔ اور ہر شخص اسکو استعمال کرنے کا مشتاق ہو۔ یاالٰہی جس طرح تو نے مومنوں کو اپنے پیارے نبیوں۔ رسولوں۔ کتب ملائکہ۔ روز آخرت قضاء و قدر اور اسکے خیر اور شر پر ایمان لانے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اسی طرح ان کے دلوں کو اپنی عبادت اور صرف اپنی پرستش کے پانی سے سیراب فرما۔ آمین ثم آمین۔ والسلام

(خاکسار عبداللہ خان اختر مدرسہ احمدیہ قادیان)

چندہ سالانہ مقررہ شرح سے زیادہ دیا ہے

فنانشل سیکرٹری صاحب انجمن احمدیہ لاہور کی رپورٹ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ جلسہ سالانہ کی مد میں والدہ صاحبہ محترمہ چوہدری ظفراللہ خان صاحب نے مبلغ یکصد روپیہ ادا کیا ہے۔ اسی طرح صوفی عبدالرحیم صاحب نے بھی یکصد روپیہ ادا کیا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء (ناظر بیت المال)

کراچی ۵ دسمبر۔ شکارپور۔ ایک استانی نے نو برس کی ایک لڑکی کو شرارت کرنے پر ایک اندھیرے کمرہ میں بند کر دیا اسوقت اس کمرہ میں سانپ موجود تھا۔ جس کا کسی کو علم نہ تھا لڑکی نے سخت چیخ و پکار کی لیکن دروازہ نہ کھولا گیا چند منٹ کے بعد جب لڑکی کی چیخیں بند ہو گئیں۔ تو استانی نے دروازہ کھولا۔ اور لڑکی کو زمین پر مردہ پڑی ہوئی دیکھکر ششدر رہ گئی لڑکی کی نعش کے پاس ایک سانپ بیٹھا ہوا تھا۔ دیکھا کہ لڑکی کو سانپ نے سات جگہوں پر کاٹا تھا۔ شہر میں اس واقعہ پر سنسنی پھیل گئی۔

لنڈن ۱۲ نومبر ایک شخص ولیم پار جو واشنگٹن میں ۱۸۸۳ء میں پیدا ہوا تھا۔ ۱۵۲ سال کی عمر میں فوت ہوا۔ اس کے [illegible] ۱۱۲-۱۰۹-۱۰۱ اور [illegible] سال کی عمر [illegible] ۱۲۲ سال [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ آگیا!

خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری زندگی میں پھر وہ مبارک ایام آگئے جو نشر و کسب روحانیت کے لئے مخصوص ہیں۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ توقع ظاہر فرمائی ہے۔ کہ وابستگانِ دامن احمدیت اپنے مرکز دارالامان میں حاضر ہو کر ان فیوضات سے بہرہ ور ہوں گے۔ جو اس خدا کے قائم کردہ سلسلہ سے مختص ہیں؛

یہ مبارک ایام اب کے سال ماہ رمضان المبارک میں آئے ہیں۔ اسلئے اور بھی زیادہ روحانیت سے معمور و پُر نور ہونگے۔ اور خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو یہاں آکر برکات سے حصہ پائیں گے جو ہر وقت آسمان سے نازل ہوتی رہتی ہیں

مستورات کا جلسہ الگ ہوتا ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ بھی اس میں تقریر فرماتے ہیں۔ اور خواتین کی بہتری و بہبودی کی تجاویز بیان فرماتے اور امور شرعیہ میں مناسب ہدایات دیتے ہیں۔ عقائد صحیحہ و اعمال صالحہ کے متعلق تعلیم و ترغیب خود زبان مبارک سن کر سنگدل سے سنگدل بھی موم ہو جاتا ہے اور اپنے قلب کو آمادہ عمل پاتا ہے۔ پس مستورات کو چاہئے۔ کہ وہ اپنے جلسے سے فائدے حاصل کریں اور اس موقعہ کو غنیمت سمجھیں۔ اپنے بچوں کو مرکز سے مانوس اور خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ خلیفے کے پابوس کریں۔ تا ان کی زندگیاں سُدھر اور عادتیں سنور جائیں۔ اور جب یہاں آئیں۔ تو اپنے اوقات کو حصول برکات الٰہیہ و مشاغل علمیہ میں مصروف رکھیں۔ اور جو تکلیفیں اس راہ میں بحالت سفر برداشت کرنی پڑیں۔ وہ بطیب خاطر قبول کریں۔ مردوں کو تو کئی موقعے مجاہدہ کے ملتے ہیں۔ مگر خواتین کے لئے اس موسم میں سفر اور پھر یہاں ان حالات میں چند روزہ قیام اپنے ضعف اور بچوں کی غور و پرداخت کے باوجود بڑی ہمت کا کام ہے جس کا ثواب بھی انشاء اللہ زیادہ سے زیادہ ملے گا اللہ تعالیٰ اس کے حصول کی توفیق بخشے۔ ذیل میں جناب ناظر صاحب بیت المال کا ایک مراسلہ شائع کرتا ہوں۔ امید ہے۔ تمام لجنات اور ہر مقام کی مستورات۔ اس کی جانب پوری پوری توجہ دینگی۔ واللہ الموفق؛

مبارک ایام کیلئے مالی قربانی کی ضرورت

احمدی بہنوں کیلئے ثواب حاصل کرنیکا نادر موقع

ماہ اگست میں مقامی جماعتوں کے ذریعہ چندہ جلسہ سالانہ کیلئے مفصل تحریک بھجوائی گئی تھی۔ اور لکھا گیا تھا۔ کہ مستورات میں بھی اس تحریک کی اشاعت کی جائے۔ امید ہے کہ عہدیداران نے اپنے اس فرض کو ادا کیا ہوگا۔ اس کے بعد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک تحریک تمام لجنات کو بھجوائی گئی۔ مگر افسوس ہے۔ کہ ان تمام لجنات میں اس وقت تک صرف چند لجنۃ اماء اللہ نے حصّہ لیا۔ مجھے اپنی احمدی بہنوں سے امید نہ تھی۔ کہ وہ اس چندہ کو اکٹھا کرنے میں اس قدر تساہل برتیں گی۔ اس چندہ کے متعلق حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا تاکیدی ارشاد ہے۔

"کہ تمام لجنات کو بھی اور عورتوں کی مجالس کو بھی چاہیئے۔ کہ اپنی اپنی جگہ عورتوں میں بھی کوشش کر کے اس چندہ میں حصّہ لینے کی تحریک کریں اور سب بہنوں کو علیٰ قدر مراتب اس ثواب میں حصہ دار بنائیں۔"

پچھلے سال کی تنگی جگہ کو محسوس کرتے ہوئے عورتوں کے لئے جلسگاہ کشادہ بنانیکا انتظام کیا گیا ہے اور پھر چونکہ جلسہ پر آنے والی عورتوں کی تعداد خدا کے فضل سے ہر سال بڑھ رہی ہے۔ اس طرح پچھلے سال سے خرچ کا اندازہ زیادہ کیا گیا ہے اور اللہ تعالےٰ کا شکر ہے۔ کہ دینی کاموں میں ہماری مستورات ایسا جوش رکھتی ہیں۔ کہ کسی طرح بھی مردوں سے پیچھے رہنا نہیں چاہتیں۔ بلکہ بہت ساری عورتیں خدمت سلسلہ میں بہت سے مردوں سے بھی اچھا نمونہ بنی ہوئی ہیں۔

چونکہ یہ آخری مہینہ ہے۔ جس میں کہ یہ چندہ فراہم ہو جانا چاہیئے۔ اس میں آپ تمام بہنوں سے فرداً فرداً درخواست کرتا ہوں۔ کہ اوّل خود اپنا چندہ اور پھر دیگر عورتوں سے یہ چندہ فراہم کر کے کم از کم دسمبر کے مہینے میں داخل خزانہ کرا دیویں۔ تاکہ حضرت کے حضور پیش ہونے والی فہرست میں احمدی بہنوں کی کارگزاری کا بھی ذکر ہو سکے۔ جو کہ ۳۱ دسمبر کے بعد حضرت کے حضور پیش ہو گی۔

متفرّقات

ولادت جناب اعراف اللہ صاحب سب پوسٹ ماسٹر صوابی کے ہاں ۱۵ نومبر تیسرا لڑکا پیدا ہوا۔ نام انوار احمد۔ بزرگان سلسلہ سے دعاءِ صحت و اقبال و عمر درازی کی التجا ہے۔

(۲) مکرمی ابو عبید اللہ حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی مہاجر۔ امام مسجد اقصیٰ کے ہاں اللہ تعالےٰ نے فرزند نرینہ عطا فرمایا۔ حافظ صاحب مکرم کی عمر ۷۰ سال ہے۔ اس عمر میں یہ عطیہ ربانی بہت بہت مبارکباد کا مستحق ہے۔ اللہ تعالےٰ مولود مسعود کی عمر دراز کرے اور خادم دین بنائے۔

تفسیر دلپذیر پنجابی پنجابی زبان کے مشہور شاعر خوش بیان مولانا دلپذیر بھیروی نے تفسیر القرآن منظوم پنجابی لکھنا شروع کیا۔ ماشاء اللہ خوب ہے۔ نہایت خوش اسلوبی سے معارف و حقائق قرآن نظم فرمائے ہیں۔ اور ترجمہ بھی پنجابی بامحاورہ ہے۔ اسوقت تفسیر سورہ فاتحہ قیمتی ۱؎

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تفسیر پارہ اوّل حجم قریباً دو سو صفحہ ۲۲×۲۹/۸ ہے
قیمت ۱۲ر اللہ تعالےٰ مولانا دلپذیر کو توفیق تکمیل دے
یہ نہایت مفید و علمی سلسلہ ہے۔ مولوی دلپذیر بھیروی
ضلع شاہ پور کے پتے سے وی۔ پی منگوا لیں۔ اور آئندہ
کے لئے مستقل خریدار بن جائیں ؛

مجموعہ حیات خیاطان حصۂ اوّل

مسٹر کے ڈین ایم۔ ایف لنڈن

نے خدا کے فضل سے احمدی اور اپنے کام میں
نہایت قابل و ہوشیار ہیں۔ یہ کتاب لکھی ہے جس سے
ہر سلائی سے دلچسپی رکھنے والا فائدہ اٹھا سکتا ہے
کیونکہ اس میں مکمل ہدایات درج ہیں۔ خواتین یہ کتاب
منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔

قیمت زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ دو روپے آٹھ آنے
مسٹر کے ڈین ماسٹر کٹر۔ نمبر ۴ مال روڈ لاہور

حل معمہ

۱۵ر نومبر کے مصباح میں ایک
معمہ چھپا تھا۔ اس کا حل تین خواتین
نے بھیجا ہے :-

(۱) محترمہ نواب بیگم صاحبہ اہلیہ محمد شفیع خان احمدی
ہیڈ کانسٹبل پولیس مظفر نگر

(۲) محترمہ حمیدہ خانم صاحبہ وہوری ریاست پٹیالہ

(۳) محترمہ مہر النساء بیگم صاحبہ ڈبروگڈھ۔ آسام۔

حل یہ ہے۔ جو بہت مشکل تھا۔ مگر محترمہ
نواب بیگم و حمیدہ خانم صاحبہ نے کر ہی لیا۔ اسلئے
قابلِ شکریہ و مبارکباد ہیں :-

پہلا لفظ۔ عرق نور	چھٹا لفظ۔ خاکہ
دوسرا ،، ۔ خوک*	ساتواں ،، ۔ تکور
تیسرا ،، ۔ کراہت	آٹھواں ،، ۔ نیوری
چوتھا ،، ۔ کوشش	نواں ،، ۔ شیر قوی
پانچواں ،، ۔ روتک	دسواں ،، ۔ ریشم سازی

* غالباً بروقت طیاری معمہ "غوک" کا "خوک" پڑھا گیا ہے۔

ہر محکمہ پر عورتوں کا قبضہ

نیو گائنا ایک ایسا ملک ہے۔ جہاں عورتوں کی
حکومت ہے۔ اور انکو ہر طرح کے اختیارات حاصل ہیں
وہاں کی حالت یہ ہے۔ کہ بازاروں اور کارخانوں۔ دفتروں
وغیرہ میں ہر کام عورتیں کرتی ہیں۔ مکانات بنانے کے
لئے عورتیں ہی معمار ہیں۔ کھیتوں میں کام کرنے کے لئے
مزدور بھی عورتیں ہیں۔ کونسلوں کی رکن بھی عورتیں ہیں۔
قانون سازی میں مردوں کو دخل دینے کی بالکل اجازت
نہیں ایک عجیب و غریب رسم موجود ہے۔ اور وہ یہ
ہے۔ کہ عورتیں مردوں کی خرید و فروخت کرتی ہیں۔ جب
ایک مرد جوانی کی عمر کو پہنچتا ہے۔ تو کئی عورتیں اُس کی
خریداری پر آمادہ ہو جاتی ہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ ایک
خاوند ۲۰ پونڈ میں مل جاتا ہے۔ پُر لطف بات یہ ہے
کہ ایک خاوند ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں بارہا
فروخت کیا جاتا ہے۔ اگر ایک عورت کو اپنا خاوند پسند نہیں
تو وہ اسکو کسی دوسری عورت کے ہاتھ فروخت کر دیگی۔ جائیداد
کی مالک عورت ہے۔ دیگر ممالک میں لڑکا جائیداد کا مالک ہوتا ہے!
لیکن نیوگنی میں ہر ایک مال کی اکیلی لڑکی وارث قرار دی جاتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصباح کے بقایا دار توجہ کریں

کئی مہینے سے یہ اعلان کیا جا رہا ہے۔ کہ مصباح کے بہت سے خریدار ایسے ہیں جنہوں نے تا حال ۳۲ء کا چندہ ادا نہیں فرمایا۔ بلکہ تین بار دوران سال میں وی پی انکاری واپس کئے اور یوں دس بارہ آنے کا مزید نقصان ہوا۔ فنڈ کی حالت یہ ہے۔ کہ خرچ زیادہ اور آمد کم۔ خریدار اتنے قلیل کہ ان کے چندے سے اخبار نہیں چل سکتا۔ مگر ہمنے کوشش کر کے تمام پرچے مقررہ حجم پر تاریخ و وقت کی پابندی سے نکالے کیا اسکی قدر یہ ہونی چاہیئے کہ مصباح کا معمولی سالانہ چندہ بھی ادا نہ کیا جائے۔ دو سو خریدار ایسے ہیں! امید ہے کہ جلسہ سالانہ پر یہ بقایا ادا فرما دیا جائیگا۔ ورنہ ہم سب کے نام اخبار میں چھاپ دینگے۔ خوش معاملہ خریداروں سے امید ہے کہ وہ حسب معمول ۳۴ء کا چندہ پیشگی جلسہ سالانہ پر یا بذریعہ منی آرڈر ادا فرما کر مصباح کی امداد فرمائینگے۔ اللہ تعالٰے ان جزائے خیر بخشے ؂ (مینجر)

زنانہ دستکاری کی اشیاء جلد بھیجیں

(۱) جلسہ سالانہ بفضل اللہ تعالٰی بالکل قریب آگیا ہے۔ ابھی تک باہر سے نمائشی چیزیں نہیں پہنچیں برائے مہربانی ہماری بہنیں جلد اس کار خیر کیطرف توجہ فرمائیں کیونکہ تنگ وقت میں چیزیں پہنچنے پر بہت سی دقتیں ہوتی ہیں بعض چیزوں کو رجسٹروں میں درج کرنا اور چٹیں وغیرہ لگانا۔ اور اس کے علاوہ بھی بہت سے کام ہوتے ہیں۔ اس لئے بہنوں کو سُستی سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ کیونکہ ہمارا ہر کام خدا تعالٰی کیلئے ہے۔ اس لئے ہمیں ہوشیاری اور مستعدی سے کام لینا چاہیئے۔ ۱۵ ر دسمبر تک تمام چیزیں پہنچ جانی چاہئیں ؂

(۲) سیکرٹریان لجنہ اماء اللہ پچھلے سالانہ رپورٹیں جلد بھیجدیں۔ تاکہ مرتب ہو کر پیش کی جاسکیں والسلام (ام طاہر) سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

جلسہ سالانہ کی تاریخیں!

۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر (منگل، بدھ، جمعرات) مقرر ہوئی ہیں۔ ۲۶ ر دسمبر سے پہلے قادیان دارالامان پہنچ جانا چاہیئے۔ ۲۹ ر دسمبر جمعہ ہے۔ اللہ تعالٰے توفیق بخشے اور جو اصل غرض جلسہ کی ہے۔ شامل ہونیوالوں کو وُہ حاصل ہو۔

اطلاع ضروری

۵ ر دسمبر سے جلد ہشتم مصباح کی شروع ہوگئی۔ یکم جنوری کا پرچہ نہیں نکلے گا۔ اسے نوٹ کرلیں ؂

پائیوریا

مشہور و منفعت از پنجاب — مشورہ کیلئے ہر ایک بہن مجھ سے زبانی یا بذریعہ خط ہر

(دانتوں کے خون اور پیپ کا بہترین علاج)

میں نے بہت کوشش اور مطالعہ اور تجربہ کے بعد ایک ڈنٹل کریم اور ڈنٹل لوشن ۱؎ تیار کیا ہے۔ اس کے فوائد ذیل میں درج کرتی ہوں دانتوں سے اور مسوڑوں سے خون جاتا ہو پیپ پڑ گئی ہو دانت ہلتے ہوں دانتوں کی خوبصورتی اور رنگت میں فرق آچکا ہو دانت درد کرتے ہوں مسوڑے پھول جاتے ہوں۔ تو میری بنائی ہوئی کریم استعمال کیجائے۔ پرچہ ترکیب ہمراہ ہوگا۔ قیمت بہت کم رکھی گئی ہے۔ تاکہ امیر غریب بہن خرید سکے ڈنٹل کریم اور لوشن ۱؎ ۸؎ پتہ ذیل سے طلب فرمائیں:-

بیگم صاحبہ فقیر احمد خان حکیم حاذق احمدی

(دفتر انجمن احمدیہ جالندھر چھاؤنی (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

اخبار مصباح - قادیان - دارالامان ضلع گورداسپور (پنجاب)

پھول

Digitized by Khilafat Library Rabwah

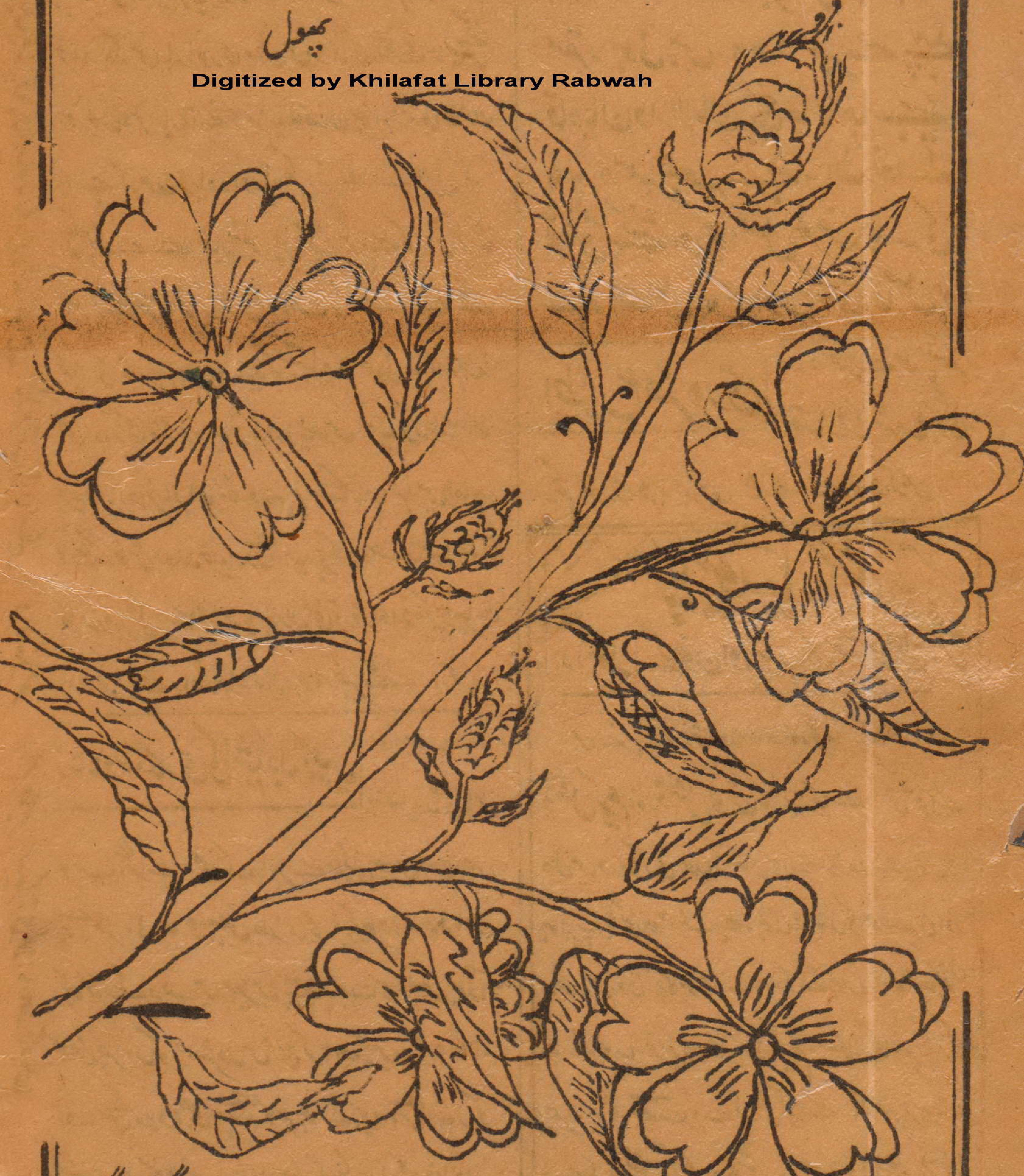

نواب بیگم مظفر نگر

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا